

درين

بلوچي عوامي گيت معہ منظوم ترجمہ

*

عطا شاد - عين سلام



بلوچي اكيڏمي ڪوئٽه



دین

بلوچی عوامی گیتوں کا مجموعہ معہ منظوم اردو ترجمہ

تالیف و ترجمہ

عطا شاد — ع. سلاہ

چاپ و شنگ

بلوچی اکیڈمی

ٹاؤن ہال کوئٹہ



تعداد _____ ایک ہزار

چاپ _____ اولی

قیمت _____ سو روپے

مکتبہ _____

نوائے پرنٹنگ پریس جناح روڈ کراچی

فہرست

۱۸	اوستارہ سری	اوستارہ سری	صوت :-
۲۲	پیار کی چوڑیاں	مہر چوڑیاں	
۲۶	بند	بدل	
۳۰	سہ یار	بیامنی	
۳۴	چھوڑ دُنیا کا خیال	یلدے دُنیا کا خیال	
۳۸	کیا ہے مری خطا	من تھی گناہ چہ کہتے	
۴۲	پنچھی بُست	بالی کپوت	
۴۸	دل پشیمان ہے	دل پشومان انت	لاڈوک :-
۵۲	اے گل نوبہار	گل جو گزرتے باہر	
۵۶	مت روکتے ٹھہرتے	دلیر چشیں قہرء ممکن	
۶۲	اے دکھ کی دوا	اد درد و دوا	
۷۰	ہو ہالو کہو	ہو ہالو کنت	ہالو :-
۷۴	ہو ہالو بنا ہے سیر و لہنا	ہو ہالو کنت میرے	
۸۰	شنا	سپت	سپت :-
۸۴	شنا	سپت	
۸۸	چشم و چراغ	چم و چراگ	لولی :-
۹۲	میں اپنے لال کو لوری ستاتی ہوں	لولی دیاں بچپالا	
۹۸	زہیروک	زہیروک	زہیروک :-
۱۰۰	اے کسبزی کبوتر	اوسبزی کپوت	

۱۰۲	آمری جان	اوٹنی جان بیا	
۱۰۸	مرا اونٹ	منی ہستی	لیکھو۔
۱۱۲	بید کا سایہ	بید ہو سناگیت	
۱۱۶	کجیر جان	کجیر جان	
۱۱۸	گناہ جان	ماہ جان	
۱۲۲	ماہ گل	ماہ گل	
۱۲۶	بیلڑی خولا	بیلڑی خولا	بیلڑی۔
۱۳۰	میلڑی	میلڑی	
۱۳۲	بیلڑی	بیلڑی	
۱۳۴	بیلڑی	بیلڑی	
۱۳۸	آبھی جان	بیا منی بلی	بلی مور۔
۱۴۲	پھوارو نور برساؤ	نور شلت نودان	ڈیسی۔
۱۴۶	دل کو چین نہیں	زہیر گین دل	
۱۵۰	لے دل ناتوان	بڑ گین دلڑی	
۱۵۲	یہ قید یہ کسٹم	آزادی ہو حساب	
۱۵۶	آجا میری جان	بیا بیا منی جان	
۱۶۲	زبوں حال شفیق مان	مکین مات دل آہ	موتک۔
۱۶۶	ہائے کر بیداد	ولے کر بیداد	
۱۷۰	بد منیر	بد منیر	
۱۷۴	کود ماراں کا مسافر	کود ماراں پر مسافر	

بلوچی اکیڈمی

بلوچی لوگ گیت معہ منظوم اردو ترجمہ پیش خدمت ہیں۔ گذشتہ ایک سال میں اکیڈمی کی یہ دوسری پیشکش ہے۔ اس سے پہلے اکیڈمی نے بلوچی زبان کے مایہ ناز شاہرجام ڈرک ڈومبکی کے مجموعہ کلام کو درجین کے نام سے شائع کیا۔ اسی صدی کے اس عظیم شاہر کے مقبول اشعار اور بلوچی زبان کا یہ قیمتی سرمایہ ابھی تک صرف عوامی فنکاروں اور قباہلی گولہوں کے سینوں تک محدود تھا۔ اور منبسط تحریر میں لائے جانیکے لئے صدیوں سے منتظر تھا۔ بلوچی اکیڈمی کی مساعی جمیلہ سے اب یہ سرمایہ طبع ہو کر ہمیشہ کیلئے دستبرد زمانہ سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بلوچی اکیڈمی کی کوششیں جاری ہیں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر مستقبل قریب میں بلوچی ادب کے شہ پارے جمع نہ کئے گئے تو یہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضائع ہو جائیں گے۔ اب تک ہم نے مختلف ذرائع سے بلوچی زبان کے صوفی شاہر منت توکلی مری کا مجموعہ کلام جمع کیا ہے جو اولاد و نسل کے دوران کی زندگی کے حالات کے ساتھ بہت جلد شائع کیا جائے گا۔ اس طرح مختلف اہل رند اور ان کے سہانی ملامت سم رند جو انیسویں صدی کے اوائل میں ہند (مکھران) کے علاقہ میں بلوچی زبان کے متداول کلام شعرا میں شمار کئے جاتے ہیں کے کلام کو بھی محفوظ کیا جا چکا ہے۔ اور کتابی شکل دی جا رہی ہے۔

بلوچی اکیڈمی کو پہلی مرتبہ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے رول
مالی سال میں پچیس ہزار روپے کا سالانہ گرانٹ دیا گیا ہے جس سے ہمسار
امیدیں بند نہ گئی ہیں۔ اور اکیڈمی نے اپنا قیام کے وقت جو پروجرام ترتیب
دیا تھا۔ اُسے عملی حسابہ پہنانے کے ذرائع فراہم ہو رہے ہیں۔ بلوچی زبان اور ادب
کی تاریخ کی ترتیب اور قومی یکیت جہتی کے پیش نظر قومی شعراء کے پینا مان
کو بلوچی میں ترجمہ کے ساتھ کیا جاسکے گا۔ بلوچی زبان کیلئے لغت ترتیب
جائزگی: بلوچی لوگ کہانیاں، اوداستانیں جن میں بیشتر نظم کی صورت
ابھی تک زبان زد عام ہیں محفوظ کئے جاتیں گئے اور عوام کو پیش کئے جائیں۔
ان میں سے شہ مرید خانی، بیبرگ گراناز، شہزاد، ماہناز، عزت مہرک،
سیمک، اللہ گراناز، کیا صدو، دوستیں شیریں قابل ذکر ہیں۔ اس طرح بلو
زبان کے محاذ سے اور ضرب الامثال بھی ابھی تک مضابطہ تحریر میں نہیں لا
جاسکے جس کے اکٹھا کرنے کیلئے اکیڈمی کو تعلیم یافتہ نوجوانوں اور خا
طور پر مختلف علاقوں میں تعینات اساتذہ کے تعاون کی ضرورت ہوگی۔
لوگ گینت اور ان کے ترجمہ کے بارے میں مؤلف اور مترجم کی کاوش
قابل ستائش ہیں۔ اور بھی بھین سیکہ لوگ گیتوں کی تدوین و ترتیب اور
کا اردو نظم میں معیاری ترجمہ بلوچی ادب اور زبان سے دلچسپی رکھنے والے
کیلئے مزید معلومات کی فراہمی کا مناسب اور موزون ذریعہ بنے گا۔

شیر احمد بلوچ

اعزازی سکریٹری

دائے

اردمان انتا کہ بلوچ گوئیں عہدی استخان بہ شعری مندی تارچ مردی پہ
 ہر لوری بہ نوشتہ سے نہ بونہ نہ اے پورہ کسے بہ زیادہیں دنگو سے گور کہ مردی
 کہ چار دائرہ ہم امت و شعرو لوزانک بہ چہ پہیوک ہم۔ سے اسے بے بہا میں متا
 ہر نیامی قرانی دود و ربیدگ بہ ڈول بہ چار پیریں مردمانی با تداشت بہ باہوش
 لوگ دل بہ جہلگ بہ درانت۔

باوچستان کہ چار بیگ و تا آپس کوہ و دنگ و بیوانی پٹ و سندان
 چار دکتہ۔ "دود آ" پے بون کنتہ گن بیت ہم بہ ہزار مشکل اے نارسین
 دوری بہ امرتی چہ بیت۔ الم بہ ہمیشیں کہ زوان و لوزانک بہ و ت من و ت
 و "نک و تانی جتانی" جہاگ بہ ت کہ ما کہاں "موت" بہ درجہاں۔ تاں
 دہی بہ بزریران کہ کجام۔ بیکوہ پچین کناں۔

معا کنگ و یک زوان تے بہ دوی زبان بہ تربیگ بہ مثل ایش انت
 کہ یکتہ تھے بہ لوزانکی طب بہ گون دوی قوم بہ زوان بہ یک کنگ یا یک استخان
 ہمیں مند و نیاد "کپ و تران" دود و رہس چند بہ گون دوی استخان بہ پنچشیں "بدل
 کنگ کہ آ ادلی قوم بہ لوزانکی و ربیدگی جتانی ہم برانیت او دوی قوم بہ زبان بہ
 ہم جتا بیت سے آستیں از سے نہ ایت۔ ما "تی" "متا" جہد ہے کہ نہ کہ
 معنی و زبان بہ تربیگ بہ سے فرمن بہ پورا بکناں۔ ما باز ہند اے خیال ہم دا شہ

کہ بوجی و تنگ (بجر) و بازیں بلوچی لوز کہ اردو و پنج بدل نہ وارنت۔ ہما
 بیت کہ بوجی و است اولے ماپہ نانت کر تہ چش بگش کہ اسے یکت ورت
 تجرت نئے کہ اچ ایشی ورت اردو زبان و دامن پراہ انت۔ بے پہ وئی ورت
 ماوئی آولی فرض ہم نہ شوشہ۔

باز برا ماچ بلوچی صومانی اصلی تنگ بسنگال ہم دست کش بوتنگال پہلے
 سوئے کہ ما آواں و شتر ترین و بوتگیں رنگے و اہرت بکناں۔

بہنیں صوت لیکو ڈیہی۔ کہ باز کس ہا گشتنگ انت۔ اوہ کس و یہ وئی
 ماچار تہ ہر کب ام کہ شتر تر معانے در کیت۔ او دل و زیات کار کنت بہائی بزوان

بلوچی و گیدی سوتال باز چشیں ہم استنت کہ یہ معنا بچا سے تہ دوی تہرے
 وارنت۔ بام وزیل و طرز و بگندے تہ دوی تہرے و انت۔ چش کہ باز لیکو کال

گول صوت و ہوار انت۔ ڈیہی یوز میر وک و۔ یا مونک و۔ اسے اسی ہند
 و سے دس چینی نئے زایت پمیشا چنیں و مد و ماد ایستہ کہ گال زیات کجاں تہرے

ہوار انت۔ او اولی بام وزیل و گچین کجاں انت۔ ماہما ورت کر تہ۔
 تالے و ہد و ہر وچی گیدی مڈی و سے دست و پکتہ۔ ماپہ شتا نیا زگنت

ماشو شکا و نیاں دگر رسیت۔ تہ دوی چاپ شنگان ہوارن کناں۔

در اہی شے

ع۔ سلام عطا شاد

دو باتیں

یہ امر افسوسناک ہے۔ اور قابلِ توجہ بھی۔ کہ آج تک تعلیم اور ادبی ذوق قریب قریب عام ہونے کے باوجود، بلوچ ایسی قدیم اور عظیم قوم کا شعری ادب ہم نہ ہو سکا۔ اور آج بھی بیشتر بلوچی شعری سرمایہ قرون وسطیٰ کی تہذیبی روایات کی طرح چند ذہنوں کی میراث ہے۔

بلوچستان کے جغرافیائی خاکے کو نظر میں رکھتے خشک بلند پہاڑوں اور چھیل وسیع میدانوں کی اس سرزمین میں جہاں ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کے برابر ہیں۔ رسل و رسائل کی ناآسودگی نے مختلف مقامات اور علاقہ کجالت کے درمیان وہ دشوار گزار فاصلے جنم دیئے ہیں۔ جن کا منطقی نتیجہ زبان و ادب میں (VERSIONS) روایتی لہجوں اور تلفظت کا لازمی فرق ہے۔ رسل و رسائل کی قریباً محدودیت اور اس سے پیدا شدہ (خصوصاً لوک گیتوں کے ضمن میں) متفرق روایتی لہجوں اور (VERSIONS) کا تنوع کی قدرتی موجودگی میں مختلف علاقوں کے لوک گیتوں کی فراہمی اور ان کا انتخاب ہمارے لئے خاصاً سببِ آزمائش رہا ہے۔

ترجمہ — ایک زبان کے مزاج کو دوسری زبان میں منتقل کرنا، ایک قوم کی افتادِ طبع کو دوسری قوم کے طبعی رجحانات میں ڈھالنا، ایک ماحول کو دوسرے ماحول میں تبدیل کرنا، ایک شکل فن ہے۔ بلوچی لوک گیتوں کے ترجموں میں جہاں تک ممکن ہو سکا ہے۔ ہماری یہی گوشش رہی ہے کہ ترجمے کی ہیئتِ حیثیت

وہی ہے۔ جو اصل گیت کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان ترجموں میں آپ کو بلوچی
 بحر کے علاوہ کہیں کہیں بلوچی الفظ اور ترکیبیں بھی ملیں گی۔ بلوچی الفظ اور ترکیبیں
 کا اہل استعمال اردو زبان و ادب کی تاریخی افادیت کے پیش نظر محض ایک تجربے
 کے طور پر کیا گیا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ باطنی خیال بھی رکھا ہے۔ کہ یہ سہی
 گیت کی معنویت کو بچھڑے اور معنویت اور تاثر کو برقرار رکھنے کیلئے کہیں
 کہیں گیتوں کی اصل معنویت سے انحراف بھی کیا ہے۔ ایک ہی گیت کے مختلف
 (VERSIONS) ہونے کی صورت میں ہم وہی ورژن اپنایا جس سے گیت کی عمومی
 اثر آفرینی اور مربوطیت قائم رہ سکتی تھی۔

بلوچی لوک گیتوں کی ایک اہم خصوصیت ان کی دھن یا گیت ہے۔ کوئی گیت
 جو معنوی اعتبار سے کسی ایک صنف سے متعلق ہوتا ہے۔ گت یا منحصر صنف سے ہرگز ہرگز
 اسے کسی دوسری صنف میں مقبول بنا دیتا ہے۔ ظاہر ہے۔ لوک گیت کے اس
 عوامی معیار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ گیتوں کی صنف بندی کے دوران ہم نے
 گت یا لڑائی صنفیت کو خاص طور سے ملحوظ رکھا ہے۔

سو سنت جس قدر گیت دستیاب ہو سکے پیش خدمت ہیں۔ ہماری کوششیں
 جاری ہیں۔ بشرطہ فراموشی آئندہ ایڈیشنوں میں مزید گیتوں کا اضافہ کیا جاسکے گا۔



پر پے نشستی دل تنگ ۹۷
 سازے جو گشتو کہیں جنگ ۹۸
 سہرہ خمت داب گنت نودی مثل
 گندیم کو تگیں گر کی تل
 استین و پیاہیں تر و نکل
 جسم کن شپ چراگت سرادانی
 گنج و تمہتا و نیادانی
 آسگین مرکن ڈر دانگت
 پہکیا اشرفی بچا نکت
 بالادہ کنگت دیوانگت !
 لے جاں یہ خموشی کیسی
 جاہاں ! یہ اداسی کیسی؟
 تو ایک دھڑکتی لے ہے
 لغتہ ہے سرودنے ہے
 سنوے تو پھواروں کاراگت !
 جھلکے مر مر میں گل اندام !
 برفاں بدن مہ پیکر
 مستدیل بہت علم پرور
 اکت لطف نگر ہو ہم پر
 ہم ترسے لے دیوانے

(من مثل)



میری محبوبہ کو سچ کی مانند

صبح دم اٹھ کے سیر کو نکلے

اور حرامان کی بوتری کی طرح

مجھ کو اپنی ادا سے بہلانے

(جام)

سوت

بلوچی لوک گیتوں کی مقبول ترین صنف "سوت" بلوچستان کے
 نزدیک سبھی علاقوں میں مستعمل ہے۔ اس صنف سے متعلقہ گیتوں کی خصوصیت
 یہ ہے کہ یہ شادی بیاہ اور دیگر پرسترت تقاریب میں گائے جاتے ہیں۔ ان
 گیتوں میں مسترت و ہیبت کے جذبات کے علاوہ گاہے گاہے ہجر و
 فراق اور رنج و غم کے مرقعے بھی پیش کئے جاتے ہیں مشتمل کہ متضاد احساسات
 کا پُر خلوص اظہار اس صنف کی مقبولیت اور حر دل العزیزی کی بڑی وجہ
 ہے۔ "سوت" میں مرد اور عورت ناپح اور تالیوں کے ساتھ حصہ لیتے
 ہیں۔

اوستارہ سری

اوستارہ سری

یلہ پد سے مدگاں

مارا کشتہ تھی کبھی لڈگاں

اوستارہ سری

زلفاں موٹے چنگ کئے

چوں دت مٹرننگ کئے

اوستارہ سری

مہر کئے، ہتھر کئے

داب عجب تہر کئے

اوستارہ سری

اوستارہ سری

اوستارہ سری

مار ڈالے گی یہ خوش خرامی تری

مست زقار ہے جیسے کباب دری

اوستارہ سری

ان سنوارے ہوئے گیسوؤں کی قسم

تو ہے میرے خیالوں کی نسیم پری

اوستارہ سری

تیرا جو بن سنگھار اور میرے لئے؟

اک قیامت ہے تیری کرم پروری

اوستارہ سری

دست تہی مٹتی رجاں

زلف تہی سیا ہیں مجاں

اوستارہ سری

کشکو گوری پیت وزری

ماہ پری ! ماہ پری

اوستارہ سری

تیسے ہاتھوں کی مہندی ہے افسون رنگ
اور زلفیں گھٹاؤں کی جادوگری

ادستارہ سری

تیرا رنگین ملبوس، کشکو گوری

تو چمکے سہوئے چاند کی ہے پری

ادستارہ سری

ادستارہ سری اے گھٹاؤں سے مزین دوپٹے والی!
کشکو گوری ایک خاص بلوچی کشنیہ لباس پہننے والی

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

آدینک، ازیر دست، بکن

درد چلنہاں سیل بکن

مہر چوڑیاں

مہر چوڑیاں

پیار کی چوڑیاں

پیار کی چوڑیاں

پک پروتے ہوئے

درد مکتے ہوئے

موتیوں کی جھمکتی ہوئی کہکشان

پیار کی چوڑیاں

اے ستارہ چین

مہ رخ و تازمین

دیکھ آئینے میں جمہولتی بالیاں

پیار کی چوڑیاں

زیب سے تلو داگت خدا
لوگ ہر سنگار بکن

مہر ہر چوڑیاں

کایان ہنک تھی گندگا
درو چلن ب براہمت ترا

مہر ہر چوڑیاں

حسن زیبا ترا

ہے خدا کی عطا

زیب خلوت رہیں تیری دشمنائیاں

پیار کی چوڑیاں

تیز اردپ اور سنگھار

اے سراپا بہار

آئی ہیں دیکھنے تیری ہبولیاں

پیار کی چوڑیاں

۴

آؤنہ

۵

بدل

جنک بیامن ء درنگاں ایرکین ادا اسپیں چادری!

بچک من ترا درنگان ایرکناں سہرپشکیں جنک!

من ترا درنگاں ایرکناں مزد ء چہ دیتے؟

جنک یادیاں ہار ء یادیاں دست ہر سنگوا

بچک چوں کناں ہار ء چوں کناں دست ہر سنگوا

شیپگیں پونزے لوٹاں و شنگیں مہیرے

جنک شیپگیں پونزے و شنگیں مہیرے چو دست ء نہایت

زامری ترنجے ہاں او درنگاں آبشاں

بچک کوہی ملنے ہاں تہی سہرچمیراں چراں

جنک نودی کسے ہاں امن کوہے ہر چراں

ص

ذرا زک مجھے اس بلندی سے نیچے اتار آ کے اے جانے والے

تجھے میں اتاروں، یہ منظور اے شعلہ پوشاک! لیکن مجھے

اس کے بدلے میں کیا مل سکے گا

تجھے اپنا میرا یا اپنے ہاتھوں کا سنگہی میں دے سکوں گی

مجھے ہار یا تیرے ہاتھوں کے سنگھے سے کیا واسطہ

میں تو شاید ہوں نازک کنار ایسی ناک اور پھینکارتے گیسوؤں کا

کنار ایسی ناک اور لہرائی زلفوں کا بانا

استدر کیوں ہے آسان جانا

میں تر سے ہاتھ کب آؤں گی میں تو چھپ جاؤں گی

اوپنی ٹہنی کے پتوں میں بن کر تر بنج

چاٹ جاؤں گا بن کر پہاڑی مہلغ، مہر پتوں کا جھنڈ

اور اگر میں برسے لگوں دامن کوہ میں بن کے ہلکی پھوار؟

بچک تنی میں سیدے ہاں تئی نوک آپاں وراں

جنک پنہڑی دلنے ہاں او بہ بڑی سء رچاں

بچک بہز کپوت مرغے ہاں ترازیت پہ سنتے چناں

جنک ریکے کر گوشنگے ہاں او بہ ریحبان و اب کناں

بچک من شپانک مردے ہاں ترا دست لٹے جہاں

جنک بیر میں پاگے ہاں من سالونک بء سرا

بچک چنگ جنیں ڈوبے ہاں ترا پہ داد براں

جنک محتاج بء بچے ہاں او پہ محستا جیں دلے

بچک ملکوت مردے ہاں ترازیت پہ مرک براں

جنک دل منی شیت کہ دے منا بازین دشی سء

من تئی بانوراں بیاسیری کلہا

لڑکا اک پہاڑی بہن بن کے پی جاؤں گا آب شیر میں تڑا

لڑکی اور اگر سوار کا دانہ بن جاؤں میں

جو پڑا ہو کسی خشک میدان میں؟

لڑکا بن کے صحرا کا پنچھی اُچک لوں گا میں

لڑکی اور اگر بن کے خرگوش سو جاؤں میں، جھاڑیوں میں کہیں؟

لڑکا بن کے چرواہا، لاکھٹی کی منربوں سے میں تجھ کو چو نکاؤں گا

لڑکی اور اگر بن کے میں ایک پگڑی سرنوشتہ پہ بندھ گئی

تو بتاؤ کہ پھر کیا کر دو گے؟

لڑکا تو میں ایک گانگ بنوں گا۔ تجھے دادِ فن کے عوض مانگ لوں گا

لڑکی اور اگر یہ کہوں میں ہوں بے آسرا پت کی ایک مجبور مٹی

لڑکا تو بن کر فرشتہ اجل کا تجھے لے اُڑوں گا

میں اُن آسمانوں کی پہنائیوں میں۔

لڑکی مجھے تیرا پیارا اور تیرا یقین دیکھ کر ایسا محسوس ہونے لگا ہے

کہ شہنائیاں گونج اُٹھی ہیں اور طہِ سرف ایک بہنگامہ

رقصِ آہنگ ہے۔

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی ---

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

بیا مٹی زیادہ مال

آپار ...

آپار زیاد افسان

توزیب خراساں ہے

اس عجب سے موت آسان

آپار زیاد افسان

رکھوں تجھے پلکوں میں

اے نامہ صدرِ درماں

آپار زیاد افسان

گیسو ترے سنبل ہیں

اور لب ورق گل ہیں

موتی ہیں ترے دندان

مروارِدِ دنتان

قولیگت باتان

بیا منی زباد مال

زیباد شرے

صورتے کارے

بیا منی زباد مال

تندان نہ سنتان

قول و فتاران

بیامنی زباد مال

آگے زیاد افشاں

من موشقی سوکت ہے

تو حسن کی سوکت ہے

تجھ کی دل و جان قربان

آگے زیاد افشاں

تجھ میں نہ رہا جائے

سہن مجھے تڑپائے

رہ کے تڑپیمان

آگے زیاد افشاں

میں دے دُنیا و خیال و

میں دے دُنیا و خیال و

تو مٹی ہو مَن تَسْیَان

مَن اِچ دریاں چِراں

پر تو زہمبیر کاران

میں دے دُنیا و خیال و تو مٹی ہو مَن تَسْیَان

پر تو مَن چو گنو کوں

چو انگر و سچو کوں

میں دے دُنیا و خیال و تو مٹی ہو مَن تَسْیَان

چھوڑ دُنیا کا خیال

چھوڑ زمانے کی یہ باتیں تو مسیہی میں تیرا

تکھار دستا ہوں کھڑکی سے راہ تری دان رین

نہیں کسی پہل چسین

کبھی تو جو گاچہ کھنکھرا

چھوڑ زمانے کی یہ باتیں تو مسیہی میں تیرا

دیوانہ ہوں دیوانہ سناں میں تیرا دیوانہ

اپنے سے بیگانہ

دل ہے اُن بسیر

چھوڑ زمانے کی یہ باتیں تو مسیہی میں تیرا

تی کو چُک — ءُ من چاران

درداں دل بے گال ماراں

یل دے دُنیا بے خیال ءُ تو منی ہو من تیاں

گنڈ باگ و ملگڑا رین

مہکاں حبوہ دارین

یل دے دُنیا بے خیال ءُ تو منی ہو من تیاں

بیا کہ ترا بگندان

آرام دل بہ مندان

یل دے دُنیا بے خیال ءُ تو منی ہو من تیاں

کتنے دکھ کتنے غم دل سے چھٹاتے ہیں دور
کھاتا ہوں مسرور

تک تک تیرا ڈیرا

چھوڑ زمانے کی یہ باتیں تو میری میں تیرا

دیکھو بہاریں آہنچیں پھولوں نے لگی گھڑائی

بنے سبھی سودائی

چاند نے حسن کھببیا

چھوڑ زمانے کی یہ باتیں تو میری میں تیرا

دید تری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی آرام

دیکھوں صبح و شام

تیرے رخ کا سویرا

چھوڑ زمانے کی یہ باتیں تو میری میں تیرا

من تی گناہ چہ کرتے

بیل نالان گوشاں دل ۽ پیل

من تی گناہ چہ کرتے

تو چوشتو دیر کتے

تو زہمیں ایں من کوہ کتے

بیل نالان گوشاں دل ۽ پیل

من تی گناہ چہ کرتے

بیانے شہنشاہ ۽ نیم ۽

نفسے تو دیم ۽

بیل نالان گوشاں دل ۽ پیل

من تی گناہ چہ کرتے

کیا ہے مری خطا

ہیں بلبلیں بھی نالہ کنناں اے گل و وفا

کیا ہے مری خطا

تو کس گئی نکلت گئی آنکھوں کی روشنی

اب تیری یاد تو نے منے زندگی مری

ہیں بلبلیں بھی نالہ کنناں اے گل و وفا

کیا ہے مری خطا

ڈھونڈے ہیں مہینہ سی راتوں کی تنہائیاں

اے چاند آ بھی جا کہ یہ دن کی لگی ہے تجھے

ہیں بلبلیں بھی نالہ کنناں اے گل و وفا

کیا ہے مری خطا

کوہ سے تو ؟

کوہ سے تہائے تو ؟

بلبل نالوں کشاد دل ہو پیل

من تھی گمشاہ چہ کہتے

شپاحت نہ اچھے تو

قول و در اچھے تو

بلبل نالوں کشاد دل ہو پیل

من تھی گمشاہ چہ کہتے

کہ وہ دُمن بھی کہتے ہیں تیسرا ہی انتظار
تو کہو گئی کہہناں مری رُو کھٹی ہوئی بہار

ہیں بلبلیں بھی نالہ کنناں اے گلِ وفا

کیا ہے مری خط

آئی گئی یہ راست مگر تہ نہ آ سکی

تو ہی نہ اپنے سادِ عقدہ و پیمان نہ بہا سکی

ہیں بلبلیں بھی نالہ کنناں اے گلِ وفا

کیا ہے مری خط

بالی کپوت

بالی کپوت جہلا بنندیک سو بے من ہوا دے

بارگ شتہ ددرد درا

اس رچنت گل گلا

بالی کپوت جہلا بنندیک سو بے من ہوا دے

عاشق مریت دو سو علم ہوا

ارغان پچو کشیں محسوم ہوا

بالی کپوت جہلا بنندیک سو بے من ہوا دے

پنچھی بست

اڑتے ہوئے پنچھی ذرا آئیہ بتا میں کیا کروں

جانے وہ کس بستی میں ہے

کس خواب کی مستی میں ہے

کیا میں یونہی رویا کروں

اڑتے ہوئے پنچھی ذرا آئیہ بتا میں کیا کروں

دل رنج و غم چمور ہے

مہجور ہے جس بوہے

شکوہ مگر کس کا کروں

اڑتے ہوئے پنچھی ذرا آئیہ بتا میں کیا کروں

کس گوں کس عاچوش نہ کنت

دونت پراموش نہ کنت

بالی کپوت جہلا بنت دیک سوبجے من غزل

کے زانت کدی گنڈاں گل عا

ارسواں سولان انت گل گل عا

بالی کپوت جہلا بنت دیک سوبجے من غزل

دنیا میں اپنوں سے کبھی

کرتا ہے ایسا بھی کوئی

حسیران ہوں میں کیا کروں

اڑتے سوجے پنچھی ذرا آئیے بتائیں کیا کروں

کب تک بچھے گی تشنگی

اس دیدہ بیٹا سب کی

کب تک یونہی تڑپا کروں

اڑتے سوجے پنچھی ذرا آئیے بتائیں کیا کروں

لاڑوگ

بنیادی حیثیت سے لاڑوگ اور سوت میں کوئی مغائرت نہیں،
وہی صنفِ امین اور وہی محلِ استعمال۔ چونکہ یہ گیت لڑے لڑے، لاڑو
لاڑو وغیرہ کے مہمل الفاظ سے شروع کئے جاتے ہیں اور ان الفاظ کی
پوسے گیت میں برابر تکرار ہوتی ہے اس لئے گیتوں کی یہ صنف لاڑوگ
کے نام سے مشہور ہے۔

لاڑوگ مغربی اور وسطی بلوچستان میں بہت مقبول ہے۔

دل پشومان انت

ایڈو لارڈ - ایڈو لارڈ

ایچ وئی کاراں دل پشومان انت

کے جتے تیسرے کے جتے تیسرے

مئے دل پشومان آس وانگیسے

ایچ وئی کاراں دل پشومان انت

ایڈو لارڈ - ایڈو لارڈ

پل گدیں شاری پل گدیں شاری

مافقیں اں تھی رہ سہو چاری

ایچ وئی کاراں دل پشومان انت

ایڈو لارڈ - ایڈو لارڈ

دلِ پشیمان ہے

کس نے مہارا تیرے نظر کا

تیرے نظر کا کس نے مہارا

بن گیا دل دھکا انکا را

اپنے کئے پر دل ہے پشیمان

لیڈو لاڈو ————— لیڈو لاڈو

اے شادی اے سندر ناری

اے سندر ناری اے شادی

میں ہوں تری راہوں میں بھکاری

اپنے کئے پر دل ہے پشیمان

لیڈو لاڈو ————— لیڈو لاڈو

تو کدی کائے تو کدی کائے

تو منی جان و ساہ و اروا حے

اپج وئی کاراں دل پشومان انت

لیٹرو لاٹرو ————— لیٹرو لاٹرو

من شپ پائساں، من شپ پائساں

کیں کتہ چندی ماہکاں تاساں

اپج وئی کاراں دل پشومان انت

لیٹرو لاٹرو ————— لیٹرو لاٹرو

عاشقی کاراں، عشقی کاراں،

بے غمی، بے غمی، بے غمی، بے غمی

اپج وئی کاراں دل پشومان انت

لیٹرو لاٹرو ————— لیٹرو لاٹرو

تیری حسرت تیری تمنا
تیری تمنا تیری حسرت

میری حسرتی میری فطرت

اپنے کئے پر دل ہے پشیمان

لیٹرو لارو ————— لیٹرو لارو

اکشہ میں راتیں اے دلبر!

اے دلبر! راتیں میں اکشہ

کاٹا ہوں تارے گن گن کر

اپنے کئے پر دل ہے پشیمان

لیٹرو لارو ————— لیٹرو لارو

عشق و محبت کھیل نہیں ہے

کھیل نہیں ہے عشق و محبت

ہنس کے اٹھا دنی کی تہمت

اپنے کئے پر دل ہے پشیمان

لیٹرو لارو ————— لیٹرو لارو

گل گندگ بیا

لاڑے لڑے گو لاڑے لڑے گو
بیامنی گل و عسل، گل گندگ بیا

پہچ بے بن بے حور

اچ من مبو دور

بیامنی گل و عسل

گل گندگ بیا لاڑے لڑے...

کش کن گشان

شنگ مہپران

بیامنی گل و عسل

گل گندگ بیا لاڑے لڑے...

اے گلِ نو بہار۔۔۔

اے گلِ نو بہار آ بھی جا

اے درِ شہوار آ بھی جا

لیڑے لیڑے لڑے لڑے

آمری حورِ عدنِ نخلستان

تیسری دوری بنی سپہِ درخ جا

لیڑے لیڑے لڑے لڑے

سے آ نچل ذرا سا سرکادے

ان گھنے گیسوؤں کو بکھڑا دے

لیڑے لیڑے لڑے لڑے

دشانت تہی انکیں

سرنی ، شتکیں

بیامنی گل و لعل

گل گزگت ء بیامنی لارے لڑے...

مسکیں ڈگاراں

پر تو و داراں

بیامنی گل و لعل

گل گزگت ء بیامنی لارے لڑے...

تھامے اس شہر آرزو کا منوں
 دین و دُنیا بہت اریوں نہ کروں

لیٹے لیٹے لڑے لڑے

دل پریشاں بھری بہار میں ہے
 زندگی تیسے انتظار میں ہے

لیٹے لیٹے لڑے لڑے

دلبر چشیں قہر و امکان

دلبر چشیں قہر و امکان
قہر و امکان زہر و امکان

لاڑے لاڑے لاڑے لاڑے

تو کے روئے دور و دیر

زہیران و پر بندان ترا

دلبر چشیں قہر و امکان

قہر و امکان، زہر و امکان

لاڑے لاڑے لاڑے لاڑے

مت روٹھ مجھ سے ...

مت روٹھ مجھ سے اس قدر

مجھ پر ستم اتنا نہ کر

لاڑے لڑے لڑے لڑے

تیری حُبدائی تا زنیں

بن حُبا نیگی صوتِ حزین

(میسرے لپ خاموش پر)

مت روٹھ مجھ سے اس قدر

مجھ پر ستم اتنا نہ کر

لاڑے لڑے ...

عانا پودل رنجی کئے

سیا ہیں شہیں لہنجی کئے

دببہ چیشیں قہرہ عا ممکن

قہرہ عا ممکن زہرہ عا ممکن

لاڑے لڑے لڑے لڑے

دوست عا پئے جہت

پئے عا زیمی کتہ

دببہ چیشیں قہرہ عا ممکن

قہرہ عا ممکن زہرہ عا ممکن

لاڑے لڑے لڑے لڑے

چو کشش ممکن چو کشش ممکن

دوست عا عطا چو کشش ممکن

دببہ چیشیں قہرہ عا ممکن

تیسرے بنا یہ چسپانہ فی

کالی بلا بن جائے گی

(دل کو ڈسے گی عمر بھر)

مت روٹھ مجھ سے اس قدر

مجھ پر ستم اتنا نہ کر

لاڑے لڑے...

یہ پھول تیرے پیار کا

جو آج ہے مہکا ہوا

(بن جائے گا زخیم جگر)

مت روٹھ مجھ سے اس قدر

مجھ پر ستم اتنا نہ کر

لاڑے لڑے...

مجھ کو نہ اب اتنا ستا

اتنا نہ دیوانہ بنا

(ایسا نہ کر ایسا نہ کر)

قبرِ مکن زہرِ مکن

لاڑے لڑے لاڑے

گو ما مکن دور و درئی

بے تو چراگ انت دل مری

دلِ بے چشپنِ قہرِ مکن

قہرِ مکن زہرِ مکن

لاڑے لڑے لاڑے

مت روٹھ مجھ سے اس قدر
مجھ پر ستم اتنا نہ کر
لاٹے لڑے...

leie a cel

اندوہ میں ڈھسل جائے گا
بچھ جب لے گا تیرے پرنا

(دل ہے چراغ رہت گذر

مت روٹھ مجھ سے اس قدر
مجھ پر ستم اتنا نہ کر
لاٹے لڑے...

لاٹے لڑے...

لاٹے لڑے...

لاٹے لڑے...

لاٹے لڑے...

لاٹے لڑے...

لاٹے لڑے...

اور درد و دوا

بیا او منی درد و دوا

آرام نے بیستو دل و

لاڑے لڑے لڑے لڑے

بیٹو من زندہ چوں کناں

بیٹو من، پچ زندگ مہاں

بیا او منی درد و دوا

آرام نے بیستو دل و

لاڑے لڑے لڑے لڑے

اے دکھ کی دوا

آ اے مرے دکھ کی دوا

بے گل ہے تجھ بن دل مرا

لاڑے لڑے لڑے لڑے

جب تو نہیں اے دل رُبا

بیکار ہے جینا سرا

کیسے جیوں یہ تو بُستا

آ اے مرے دکھ کی دوا

بے گل ہے تجھ بن دل مرا

لاڑے لڑے لڑے لڑے

چم تھی خنسا رو کبلاں

ٹپ آذگاں غم سبلاں

بیبا او منی درد یو دوا

آرام نے بیو دل سو

لاڑے لڑے لڑے لڑے

اے ماہرکان وائے ہنتم،

پسح نہ کبرنت دردان سو کم

بیبا او منی درد یو دوا

آرام نے بیو دل سو

لاڑے لڑے لڑے لڑے

مہارا کشاں عنسم زیادہین

اے درد مسرہ دم زیادہین

بیبا او منی درد یو دوا

مخمر آنکھوں سے تری

کب لگتی ہے زندگی

دل ہے دھڑکتا جاوٹہ

آے مرے دکھ کی دوا

بے گل ہے تجھ بن دل مرا

لاڑے لاڑے لاڑے

یہ میرا چہ ساندنی

یہ رات خوشبو سے لہی

مرا غم ہے گویا زہر کا

آے مرے دکھ کی دوا

بے گل ہے تجھ بن دل مرا

لاڑے لاڑے لاڑے

سبیل الم طومر بن غم

کس طرح ہو پائیں گے کم

جب تو نہیں درد آشنا

آرام نے بیستو دل ۶

لاڑے لڑے لاڑے

بیا کہ عشماں گار کنان

واہیں دل ۶ سار کنان

بیا او منی درد ۶ دوا

آرام نے بیستو دل ۶

لاڑے لڑے لاڑے

آاے مرے دکھ کی دوا

بے کل ہے تجھ بن دل مرا

لاڑے لڑے لاڑے لڑے

آجا کہ ظلمت دور ہو

روشن دل رنجور ہو

جاگ اٹھے بخت نارسا

آاے مرے دکھ کی دوا

بے کل ہے تجھ بن دل مرا

لاڑے لڑے لاڑے لڑے

ہالو

شادی بیاہ کے موقعوں پر گایا جانے والا یہ گیت بھی سوت ہی
کی ایک قسم ہے۔ لاڈوں کے برعکس "ہالو ہلو" کی مسلسل تکرار
اس کی خصوصیت ہے۔

یہ گیت دو لہاؤں کی تعریف و توصیف میں اس وقت
پھیلتا ہے۔ تے ہیں جب لہاؤں کو کنگہ (جملہ نرو) اور دو لہاؤں
کو کورگ (وہ خاص مقام جہاں دو لہاؤں کو لے جا کر نیا جوڑا پہنایا جاتا
ہے اور جہاں نشانہ بازی اور تیغ آزمائی کا منظر صبر بھی کیا جاتا ہے)
میں سجا یا جاتا ہے۔

ہالو کارواج معشرتی اور وسطی بلوچستان میں عام ہے۔

ہو ہا لو کنت

ہو ہا لو ہو ہا لو ہو انت

ہو ہا لو کنت مئے دیدگا را

ہو ہا لو کنت چمانی نور سہ

ہو ہا لو ہو ہا لو مئے حور سہ

منی شاہ زاد گین دیوان ہو براہیں

مئے حم و دیدگ مئے ماہ و ساہیں

ہو ہا لو ہو ہا لو ہو انت

ہلو ہالو کہو

ہالو ہلو ہالو ہلو

میری نظر کے نور کو

اس جگمگاتی حور کو

ہالو ہلو ہالو ہلو

یہ جگمگاتی حور ہے، ہمجویوں کی داستاں

ناز اس پہ کرتی ہیں سبھی یہ کنواریاں ہمجو لیاں

ہالو ہلو ہالو ہلو ہالو ہلو ہلو

من ندران پہ جنگ ء مہ کجینان

جنگ ء مہ کجیں حسم کجینان

ہلوہہ لو ہلوہہ لو ہلوہہ انت

مرادی دگنو کاں من چہ حور ء

نہ بی س الوتک اچ بانور دور ء

ہلوہہ لو ہلوہہ لو ہلوہہ انت

منی بانور ما ہے چار وہی ماہ

عجب زیناد شہ میں ککے بڑا براہ

ہلوہہ لو ہلوہہ لو ہلوہہ انت

منی لعل لائق انت سورہ گدانی

سورک انت گل مروچی بانکانی

ہلوہہ لو ہلوہہ لو ہلوہہ انت

اس چاندھی بنو پہ مینہی زندگی قربان ہے

دیکھو تو کا جیل کو بھی ان آنکھوں پہ کتنا مان ہے

ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو

میں ہو گئی ہوں باوری بنو کی صورت دیکھ کر

بنے کو بھی رشک آئے ہے میری یہ حالت دیکھ کر

ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو

نازک بدن گل پسینہ ہن یہ چاند کی صورت دہن

شوہب ہے گھر کی لاج ہے کتہ کی یہ زینت دہن

ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو

زرتار پسینہ سبجے بنو کے قامت پر سدا

نازاں رہیں ہجرت لیاں بنو کی قسمت پر سدا

ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو ہاں لو ہلو

پلوھہ لو کنت میرا

پلوھہ لو کنت دشین پلو تیں

پلوھہ لو کنت میرا معنی ۶

پلوھہ لوا

پلوھہ لو کنت احتمہ چہ دور ۶

پلوھہ لو کنت چستانی نور ۶

پلوھہ لو کنت میرا معنی ۶

پلوھہ لو کنت میرا یلین ۶

پلوھہ لو کنت آپل گدین ۶

پلوھہ لو کنت میرا معنی ۶

بلوہا لوہنا ہے میرا دلہا

بلوہا لوہنا ہے میرا دلہا

مناؤ جشنِ ناچو گن گن اور

بلوہا لوہنا ہے میرا دلہا

بہت ہی دور سے آیا ہے بتا

کبھی کی آنکھ کا تارا ہے بتا

بلوہا لوہنا ہے میرا دلہا

جس سے پھول سا ملبوس کننا

مستدرناز کرتا ہے کسی کا

بلوہا لوہنا ہے میرا دلہا

ہو وہا لو بنا ہے میری دوا ہا

ہو وہا لو خوشی کے گیت گاؤ
ہناؤ جشنِ ناچو گن گناؤ

ہو وہا لو بنا ہے میری دوا ہا

بہت ہی دور سے آیا ہے بتا
سبھی کی آنکھ کا تار ہے بتا

ہو وہا لو بنا ہے میری دوا ہا

سجسا ہے پھول سا ملبوس کن کتنا
مستد رناز کرتا ہے کسی کا

ہو وہا لو بنا ہے میری دوا ہا

۵۹
بلوچہ لوگنت شیرین مزارعہ

بلوچہ لوگنت دریا دل عورا

بلوچہ لوگنت میرے

بلوچہ لوگنت زخم و کٹارا

بلوچہ لوگنت لچ و میارا

بلوچہ لوگنت میرے

بلوچہ لوگنت شاہین بلوچان

بلوچہ لوگنت سہ ماہ و دو چان

بلوچہ لوگنت میرے منی

مبارک اسن بہسار کو جری کو

مبارک میر کی دریا دلی کو

ہو ہوا بنا ہے میر دو لہا

مبارک اس کی غنیت کو حیا کو

مبارک اس جوان تیغ آزما کو

ہو ہوا بنا ہے میر دو لہا

سلامت باداے شاہ بلوچان

سلامت باداے مہر درخشان

ہو ہوا بنا ہے میر دو لہا

سپت

سپت لفظ صفت سے متاثر ہے۔ اس میں عموماً
 حمدیہ نصرتیہ اور مناقب سے متعلق مضامین اولے جاتے
 ہیں۔ یہ گیت بچہ تولد ہونے پر کئی کئی راتوں تک نہ چہ کیلئے گایا
 جاتا ہے عورتیں مل کر گاتی ہیں اور ساز وغیرہ سپت کیلئے
 ضروری نہیں۔

بلوچستان کے ضلع مکران کا یہ مقبول لوک گیت عموماً
 ایک یا دو شعروں پر مشتمل ہوتا ہے

پت

منی چو چپل پیل بریں

یک

پاسپان مے متادریں

پاسپان مے متادریں

باز

شپ پوشے چادریں

اللہ من فقیراں

یک

پینہ منی دستگیراں

اللہ ذو الحبالین

متادریں برمتارین

شا

پھول سا بچہ مرا

شہ

پاسباں اُس کا خدا

پاسباں اُس کا خدا

کوس

اس پہ ہو تیلِ اِلهِ

میں ہوں خدا کا فقیر

فرد

پیشہ مرا دستگیر

میرا خدا ذو الجلال

تازہ و دائمِ میثال

باز
 اللّٰهُ اللّٰهُ هو انت
 و احبّه منّ خدا انت
 عمده مصدقاً انت
 اللّٰهُ اللّٰهُ هو انت

يك
 مشقظ و ميميج د شکر
 من چو چپل و در زمان دلغ

باز
 لا اله الا اللّٰهُ رسول
 مني کيتوک و پروا منبات

اللَّهُ هُوَ، اللَّهُ هُوَ
گورسن

ہے مرا آیتا وہی

اور محمد نبی

اللَّهُ هُوَ، اللَّهُ هُوَ

مستقط کا پستہ اور قند
فرد

درمناں ہے میرے لال کا

پہ درنگار، دو جہاں
گورسن

زچپتہ کا تو ہے پاسباں

سپت

یک کے داب و کے آگا

باز بندہ داب و خدا آگا



یک سپت و سناء خدا لائق انت

باز خدا لائق انت و رسول لائق انت



یک بیکر گوں پلاں مت ائم ء

بیکر گوں پلاں دائم ء

باز مت مت قلندر لائم

شہباز قلندر لال

شا

کون ہے حباگا کون ہے سویا
فرد
بندہ سویا رب ہے جاگا
کورس



خدا ہی الیق حمد و ثنا ہے
فرد
محمد منظر شاہ ان خدا ہے
کورس



پرچم ہو ترا متاعم
فرد
پھولوں سے سجے دالم
کورس
مست قلندر لاجو
شہباز قلندر لال

لولی

لولی کو معنی بی بلوچستان میں نازینک کہا جاتا ہے
 نازینک نازینک سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے
 بچے کو لوری دے کر سنانا۔ ظاہر ہے یہ گیت عورتیں
 ہی گاتی ہیں بلوچی نازینک یعنی لولی (لوری) میں عموماً بہتر درانہ
 اور شجاعتانہ جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔

چم چراگ

لولی دیاں لال ء وُتی

لال ء وُتی لولی دیاں

بچی منی چسّم ۽ چراگ

مے دیگت وزرد ۽ مراد

زحسّم ء جن و نام ء درار

نام تھی پیت ء دشنام بیت

قبر پیرک ۽ انبوه بیت

پشیم و چراغ

مرے چاند

منے

مرے دل کے ارمان آنکھوں کے تارے، نظر کے اُجالیے

مرے لال

منے

— توجلدی بڑا ہجر کے تلوار اُٹھٹالے

میں دل کو سنبھالے

اُسی دن کی ہوں منتظر

— باپ کے خون کا بدلہ حسرتوں سے

باپ دادا کی قبروں کو روشنی کرے

ماتے سے پیارے۔

۹۰
لولی دیاں لال عاؤتی

لال عاؤتی لولی دیاں

چشم بزم چرگ زرد دہ مراد

پس بچاری مرتگے

زحمات حجت و نامات در آرت

لوکین سرو گولپے کنیں

کایں تقا قسبے مرا

موتک بزدل حس الی کنیں

تقی منش عاؤ دو بید پیدا کنیں

لولی دیاں لال عاؤتی

لال عاؤتی لولی دیاں

میرے دل کے سہارے

مرے چاند

منے

— مرے لال

منے

اگر جنگ میں تو بھی کام آگیا

میں دہن کی طسرت سچ کے ہاتھ سے نام پر گاؤں گی

ایک تجھ سا جیال اسپوت اور دوں گی جنم

(محب کو موت کے کیا واسطہ)

— اے مرے لاڈلے

میرے دل کے سہارے

نظر کے آجائے

مرے چاند منے

اولی دیاں بچپنارا

علم دین پل گدیں ورنابیت

بندیت ہر ششیں ہتیاراں

دھال دلوپک و کانارء

زیری جالبوء مورتینان

تاشیت مرکباں تزدینان

جوریں ڈرمنان پرامیت

بد واماں شکوں دیم کنت

تیراں جبا بہانیاں جنت

علم دین پل گدیں ورنابیت

بندیت ہر ششیں ہتیاراں

ہیں اپنے لال کو لوری سنانی ہوں

علم دین میرا منا ہے
مرا منا بڑا ہوگا
کٹار اور ڈھال، بندوق اور ترکش سے سجا ہوگا
مرا منا بڑا ہوگا

مرے منے سا کوئی بھی نہ ہوگا شہسواری میں
وہ جب میدان میں آئے گا تو دشمن منہ کی کھائے گا
جواب اس کا نہ ڈھونڈے سے ملے گا رزم کاری میں

علم دین میرا منا ہے

مرا منا بڑا ہوگا

مرے بیٹے کی محبوبہ جو ہوگی پھول شہزادی

مرے بیٹے کی جرات سے

دشتارے گلانی پلے

دشتاروشدل دوشالے

علم دین و بہادری

دارقاصدے شستاییت

بیاریت زحم جنین علم دین

میں جنگیں گوں دژمنان جورنیاں

گوں ڈیمچو غلبہ میں بدواہان

آخر سوبت میں بچ کنت

جوریں دژمنان پر امیت

بدواہان شکوں دیم کنت

کاریت گوہراں گرانیاں

گوں لکھ و سناری فوجاں

لولیاں دیاں بچپارا

لولی لکھ مرادین لال

مرے بیٹے کی شہزادگی سے

بہت ہی شادمان ہوگی

مرا مٹا بڑا ہوگا

پیامی بادشاہ کا آکے یہ پچیسام دے گا

اے جیالے سورما!

اے مرد شمشیر آزما!

تجڑ سے جواں کی پیرنستہ رو رہے وطن کو

دشمنوں کے خون سے کر آب یاری قوم کی

اور سُرخ رو ہو جا۔

جلو میں اسن کے ہوگا لشکر جبار

سیم دزر کا اک انبار

فاریج بن کے لوٹے گا

مرا مٹا بڑا ہوگا

میں اپنے لال کو لوری سنانی ہوں

خدا دندا مرے ارمان پورے ہوں

زہیروک

زہیروک کو زہیرگ، زہیرگی یا زہروک بھی کہا جاتا ہے۔ زہیر کے معنی ہیں یاد۔ اس لئے گیتوں کی اس صنف میں عام طور پر انتظاری، بھروسہ اور عقیدہ کے مضامین کا بیان ہوتا ہے۔ زہیرگ عام لوک گیتوں سے قدرے مختلف ہے۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یہ مخصوص غم تاںک موسیقی کے ساتھ گائی جاتی ہے۔ چونکہ یہ صنف دلنشینی تخلیق کی جاتی ہے۔ (مثلاً ماہیناز اور اشرف ڈرا وغیرہ کے زہیروک) اس لئے بعض لوگ اسے بلوچی شاعری کی مرتبہ اصناف ہی میں شمار کرتے ہیں۔ مگر الگ موقع محل کی مناسبت سے یہ لوک گیتوں کے زمرے میں آجاتی ہے۔

زہیروک عام طور پر عورتیں چکی پیستے وقت گاتی ہیں۔ چکی کی آواز بھی اس گیت کے تاثر میں مدد دیتی ہے مگر ان کے علاقے میں شتر بان آ سفر کا ساقی سمجھتے ہیں۔ اور اس گیت کے غمناک آہنگ سے بچھڑے ہڈوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

زہیروک بلوچی کی ایک مخصوص طرز موسیقی کو بھی کہا جاتا ہے۔ المناک موسیقی اور کبھی کبھار مضامین کی مماثلت کی مناسبت سے بعض لوگ اسے مونگ (جو ایک علیحدہ لوک صنف ہے) سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں۔

زہیروک

چو پتی عشق ۶

من کپتگوں کشک ۶

داروں عذابو

سینگ کبابو

تتی سرے دوری

چمٹانی کوری

بے تو من شہ

کپتگوں قید

مہدی سراں رندے

مئے دل و اسندے

زہیروک

دشتِ جہاں میں

تیری تمنا — روشن ستارا

تیرے نگوں سے

ہم سوختہ جاں — اے جانِ جاناں!

تیری جُدائی

قلمبہ نظر کی مرگ و تباہی

دیوانگی سپہ ،

تیرا بچپڑنا — دل کا اجڑنا

تو بس رہی ہے

دل میں ہمارے — گیارہ سوائے

اوسبزی کپوت

اوسبزی کپوت بر دے سلامان

اوددی کدی پوت سالے پدی پوت

اوسبزی کپوت بر دے سلامان

کاسے نئی سائے بارین کجائے

اوسبزی کپوت بر دے سلامان

ولیت ترا کهن ء ایوکت و تهن

اوسبزی کپوت بر دے سلامان

زردیش کو پچ ء دیم تھی پہ روچ ء

اوسبزی کپوت بر دے سلامان

کارواں جلا انت ددستی دلا انت

اوسبزی کپوت بر دے سلامان

اے سبز کبوتر

اے سبز کبوتر مرا پیغام سنا دے
بچھڑے ہوئے زمنِ حیات اک سال گیا بیست

اے سبز کبوتر مرا پیغام سنا دے
تو آئے نہ آئے لیکن تو کہاں ہے

اے سبز کبوتر مرا پیغام سنا دے
تو مجھ سے ملتی تھی پنکھٹ پہ کھینچی

اے سبز کبوتر مرا پیغام سنا دے
رُخِ اوست کامیے سورج کی طرف ہے

اے سبز کبوتر مرا پیغام سنا دے
پرست افکہ اور دھوپ اس دل میں ترار وپ

اے سبز کبوتر مرا پیغام سنا دے

اومنی جان بیا

دوشی نین و سیریا تان کپوتانی

خاطر وں کرنگت درد و چیلانی

اومنی حبان بیا کہ بیا تھائے

لوز سہ شہ انیل بونیں زراں کایاں

ماگشاں دوستے مہر پے اں کایاں

آمری جان

شپ رفتہ کبوتروں کی صدا

کر گئی مری سے دل کو افسردہ

اے مری حبان آ

آمری حبان تجھے خدا لائے

پھوار نیلے سمندر روں سے چلی

میں یہ سمجھتا تے مہکتے ہوئے

مست گھنگھور گیسوؤں سے چلی

من بہار گاہ و گوارگ و پلان

گندمی گوگائیں دل و صباں

کوچک و گیابان و اوت و میلاں

بات من و کل و ننگ نیلاں

قاصد و دوست و چیم منی راہی

دروست و احوالان گوش مستاگی

اومنی جان او کہیں بانی

عنبر و شہوئیں زبادانی

بیا کہ بیا ہستے اومنی حبان

کوئی دیکھے بھری بہاروں میں

خوشبوؤں کی حسین پھواروں میں

دلِ ناداں تری امنگوں کو

دوستِ صحرا میں ہے یہاں اس کی یاد

یہاں اس کی یاد

گھر بیٹھنے نہیں دیتی

کوئی مژدہ کوئی پیام آئے

میں ہوں بس انتظار میں کب سے

چشمِ براہِ گوکش بر آواز

اے حسینِ زبا د افشاں آ

جانِ جاں آ

آمریِ جاں تجھے خدا لائے

لیکو

لیکو کو لیکو یا ڈیکو بھی کہا جاتا ہے۔ شتریاؤں اور چرواہوں کا
پرگنت خاران کے علاقے میں خاص طور پر مہت ہوں ہے۔

اس گنیت میں عموماً مسافرت کا کرب، جدائی کا دکھ اور وصال کی
خوشی بیان کی جاتی ہے اور بھیڑ بکریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور
بہاروں بیابانوں کی منظر کشی ہوتی ہے کہیں کہیں یہ اسے صنف
زمیر و گے بھی شامل ہوتی ہے لیکن اس کی مخصوص دھن زمیر و گے
سے میز کرتی ہے۔

پرگنت اکثر بیشتر دونوں یا سرد (بلوچی سائز) کے ساتھ
ایک جاتا ہے۔

منی مہری

جمہری ٹکے مرز بہ آسمان ہے

دنت منی مہسری ہو من ہے تران ہے

مہری سے دارین نام ہے چار گوشین

جی بی ہے سوارانت مہر و چیت پوشین

مرا اونٹ

بلند آسمان پر

یہ بادل کا ٹکڑا

جو دیکھ

مجھے یاد آیا

بیابان میں اونٹ اپنا

مرے اونٹ کا نام ہے چار گوش

اور زیست ہے اس کی

جوان سال بی بی

نئے سرخ جوڑے میں ملبوس

۱۱
مہری ہو دار میں کیستہ و سرزانیں

دور کسریں منزل پین ارزانیں

شہر من دشہ لو کھتہ در میانیں

نہ دست کائے نہ سلام گوئیں

اے کپوت چاہی جو سہرا لڈیت

بارگت و گیریں دل سنی بڈیت

بارگی بالادے بلند نیا

سوار انت مہری و سہند نیا

مرا ادمنٹ ہے چاق چو بند

پھر تھیلا

اب میری منزل مرے نکالنے ہے

مرے اور ترے درمیان

یہ بلند اور مشکل پہاڑ

کیسے دو دل ملیں، کیسے پہنچے سلام و پیام

یہ چاہی کبوتر سر آسب جو

جو فرامان ہے

جب دیکھتا ہوں

تو دل تیری یادوں کی گہرائی میں ڈوب جاتا ہے

مری محبوبہ سروستد

آج کس شان سے

اسپ رفقار اشتر کے محل کی زمینت بنی ہے

بید و سایگ

نشنگوں بید و ساہگ

من چو کہ بیوانیں جیل

سینزلی نشتہ گپ کنت

کے دل و چون گپ کنت

بید کا سایہ

بید کے سائے میں بیٹھا ہوں

(پھر بھی) اک تپتا صحرا ہوں

سبزلی بیٹھی بول رہی ہے

(کانوں میں رس گھول رہی ہے)

دل ہے جیسے کھلا گلاب

۱۴
من رشید شہرہء امن رشید

پر تو تھائیگی نہ اگر میں

پاد جہش کی چاپ جہاں

نہش بلوچ لوگناں

میشانی آپنی برنی

چاپ ء در کیاں ساتلی

میشانی آپ ء چنگ ء

گوشن کرتی جہاگت ء

جاؤں گا میں شہر

وہاں سے لاؤں گا

انوں تحائف تیرے لئے

پاؤں یوں بچتے ہیں

جیسے انولیبوں کی تالیاں

اور ہونٹوں پر سے ہالو صساو

بھیریں نہر پہ چھبکی ہوتی ہیں

س انولیبوں مسرور تالیاں پیٹتے

گھروں سے نکلی ہوتی ہیں

بھیریں آئی ہیں چشمے پر

پانی پینے

اور ان کے مہیا نے کہ بے حسنگم شور میں

کان پڑی آواز ستانی نہیں دیتی

کجیہ سرجان

قرآن ۽ ایرکسین زان ۽

بنازمینیں خداحبان ۽

کجیہ سرجان کہ چراں گورن

دل ۽ ارمان دل منت

کجیہ سرجان دانگے تو تیں

پری زاناں ودی بوتیں

تئی مود بارگین کل آنت

انارک ۽ عامگین پن آنت

دل اول منتہ پہ بی بی ۽

سرول کپستہ عزیزبی ۽

منی تئی اندرین دہستی

حداحق بیت سرا بوشتی

کج بیہ جان

میں رکھ کے زانو پستے آن پاک بیٹھا ہوں

خدا کی حمد خدا ہی کا ذکر کرتا ہوں

کج بیہ جان یہاں سے کچھ اس طرح گزری

میں کچھ بھی کہہ نہ سکا اور دل کی دل میں رہی

کج بیہ جان ہے رسیا ساقوت کا دانہ

وہ بیٹا کتا کتک معجزہ ہے پر یوں کا

سیاہ بال گھسٹا دل کے شامیانے ہیں

عذار انار کی کھلیوں کے آشیانے ہیں

دل اس کی چاہ میں پاگل ہوا اسیر ہوا

میں اُس کے در کا نبھ کاری ہوا فقیر ہوا

اس آگ میں مری جلتی ہے کاتبناست جلے

مگر دلوں کا یہ سمبک دھکاش پھولے پہلے

ماہ جان

ماہ حساب لانی زراہنت

چھے خمار و تراہنت

رب ہر درء دل مانگو

مہرء وئی من ایسند

زندء وئی سرگوستگاں

قول وئی گاشتگاں

ماہ جان

لافنی تم حسابان کی ہے چپانگی کی

اور آنکھیں ہمارے آلودہ

مجھ کو اللہ پر عبور ہے

دل مرا پیار میں ہے آلودہ

زندگی حاد ہے کیا کیجئے

کاش یہ سبداستوار رہے

اپنا رد حال تحفستہ دیدے

تا کہ یہ ایک یاد گار وسیت

لوگ کے روئے من چوں کنان

رومال ءاے کہ بو کنان

رومال تئی مسک و دُنیں

جیگ تئی ءاچت نہین

رومال تئی بو ءا بکنت

تئی دروت وانبوہ ءا بدنت

تیرا رومال تیرے ہاتھوں کا
تیری آنکھوں کا تیرے ہونٹوں کا

سارا حبا دو سمیٹ لائینگا

تیرا رومال

تیرے گالوں

اور ان جہکے جہکے بالوں کی

ساری خوشبو سمیٹ لائینگا

ماہ گل

ارماں پہ ماہ گولی گل ۛ

دیم ۛ دو دستاں ۛ ظل ۛ

ما گولی کرتی بست انت

جھلک ۛ جنکاں دلیست انت

ما گول پیلے زر گسی

مہی دل پہ ماہ گل تلوچی

اللہ خدا کہاں چون کنیں

مشریات و زاراں چون کنیں

ماہ گل

ماگل کسی لڑکی کوئی کیسے نہ چسپا ہے

وہ دانت طلائی ہیں پھین جن کی نرالی

ہلتی ہوتی کرسی کی ادائیں ہیں انوکھی

وہ گاؤں کی ہے کنواری نظر کی ہے تمنا

ماگل کا چہرہ ہے نئی رت کا نیا پھول

دل دشتِ محبت میں اُڑاتا ہے مگر دُھول

اللہ کروں کیا کہے ہمارا بناؤں

کہنے کروں سرِ یاد کے درد سناؤں

لیٹری

سوت کی طرح لیٹری بھی بلوچستان کا ایک بیحد
مقبول گینت ہے۔ لیٹری کی تشبیہ پورے گینت میں
لفظ لیٹری کی تکرار ہے، لیٹری کے ایک ایک مصرع کا
الگ الگ مطلب تو نکل سکتا ہے لیکن جب پورا شعر پڑھا
جاتا ہے تو وہ معنوی طور پر بغیر سرلوبہ ہو جاتا ہے اور یہی لیٹری
کی خصوصیت ہے۔

لیٹری ءِ لا

لیٹری ءِ لا

لیٹری ءِ لا

بے وانگی ءِ کوشتے

لیٹری ءِ لا

دیدگان دوستے

لیٹری ءِ لا

ادانہ سندان

لیٹری ءِ لا

تنی مٹ ءِ نہ گندان

لیٹری ءِ لا

بیا ترا گندان

لیٹری ءِ لا

آرام ءِ نندان

پیلری آلا

پیلری آلا

پیلری آلا

چپ چپ کھری ہو

پیلری آلا

صو آنکھ کی ہو

پیلری آلا

اب نہ رھا جائے

پیلری آلا

غم زمانہ میں پانے

پیلری آلا

پہلی آو

پیلری آلا

اب نہ تریماؤ

مہسراں نویناں
 تھی چم کج بلیناں
 سیرلی عالا
 سیرلی عالا

میشان عود شہ
 ہیران عود شہ
 سیرلی عالا
 سیرلی عالا

آپ انت کو صانی
 منے نو جوانی
 سیرلی عالا
 سیرلی عالا

الفنت ہے جھل بیل

سیلڑی عا لا

آنکھوں کا جھل

سیلڑی عا لا

بھیڑوں کا دوہا

سیلڑی عا لا

پونچھپا سینا

سیلڑی عا لا

پرہت کا پانی

سیلڑی عا لا

میسری جوانی

سیلڑی عا لا

لیڈی

لیڈی ء لا

لیڈی ء لا گائے بکستان ء

لیڈی ء لا بیگانہ رندان ء

لیڈی ء لا آپ اتہ مرانی

لیڈی ء لا صورت پر یانی

لیڈی ء لا آپ اتہ بتانی

لیڈی ء لا جزگ ہنہجانی

لیڈی ء لا ڈانچی بگانی

لیڈی ء لا چارے دگانی

لیڈی ء لا شہزادی کرا

لیڈی ء لا دل سے نہ جلی

لیڈی

لیڈی ءِ لا

لیڈی ءِ لا تو آئے مسکائے

لیڈی ءِ لا زلفوں کو لہرائے

لیڈی ءِ لا تو ہے آبِ مرئی

لیڈی ءِ لا جیسے کوئی پری

لیڈی ءِ لا تو آبِ کہنار

لیڈی ءِ لا کوچ سی ہے رتار

لیڈی ءِ لا اک لب کی ڈاچی

لیڈی ءِ لا راہوں کو تکتی ،

لیڈی ءِ لا دودھ بھریہ مشکیزہ

لیڈی ءِ لا دل ہے ترا آویزہ

لیٹری

لیٹری ء لا

سیوی دو گامیں	لیٹری ء لا
دوست بے بغیا میں	لیٹری ء لا
کو خبیانی ٹولی	لیٹری ء لا
وشانت بولی	لیٹری ء لا
سیوی سلطانیں	لیٹری ء لا
جنتی مہلتا میں	لیٹری ء لا
سیوی بے سوالان	لیٹری ء لا
تاں ہمتیں پولا	لیٹری ء لا

لیڈی

لیڈی ءِ لا

سیڑی ہے دو گام

سیڑیاں لا

دبیر کا پیغام

سیڑیاں لا

کو بچوں کی ٹولی

سیڑیاں لا

شیر میں ہے لوبلی

سیڑیاں لا

سیڑی ہے سلطان

سیڑیاں لا

اور تو ہے حلاق

سیڑیاں لا

سیڑی ایک جہان

سیڑیاں لا

دھونڈوں تجھے کہاں

سیڑیاں لا

یلڑی

سیریاں لا

سیریاں لا	کائے تو نیچے
سیریاں لا	کے زانت کھٹے
سیریاں لا	کائے تو پہ گام
سیریاں لا	رخباں پہ تہی نام
سیریاں لا	کائے تو مروچی
سیریاں لا	لوظ تہی بلوچی

یلڑی

سیلڑیاں لا

تو آئے نہ آئے
سیلڑیاں لا

کہہ سکتے کہاں ہے
سیلڑیاں لا

تو پیدل جو آئے
سیلڑیاں لا

تو میں تیرے سر سے
سیلڑیاں لا

جو تو آج آئے
سیلڑیاں لا

بلوچکی و منا ہے
سیلڑیاں لا

لیلی مور

دسلی بلوچستان میں یہ گیت اس قدر مقبول ہے کہ بیک وقت «دزبانوں» بلوچی اور براہوی میں گایا جاتا ہے؛ لیلی مور میں متہ میا ہر نوع کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس صنف کی وجہ تمیز اس کی مخصوص ڈھن ہے۔

بیانی لیلی

بیائے منی او لیلی دل منی جوش کنت

تئی ورنائی کلین او مردمان بے ہوش کنت

روح و ترا پولگان مشپ تراگندگان

دل منی گوں تو انت من درا ردعنا

اے جہکال کے بزانت گوں من و چون کنت

اے کنت دیدگان کہ دل و خون کنت

آبھی جا

دل ترے عشق میں مست و شہ ر ہے
سامنے آ بھی جا کون ہر شیا رہے

دن کو تیری لگن، شب کو دیدار ہے
تو ہی دلبر مرا، تو ہی دلدار ہے

مجھ کو دُسیا ئے دوں رام کب آئے گی
اگت برسائے گی خون اگلوائے گی

ڈیہی

ڈیہی، بلوچستان کے مشرقی علاقوں کا مقبول لوک گیت ہے
ڈیہیہ کے معنی وطن، اور ڈیہی، وطن سے متعلقہ کے معنی رکھتا
ہے۔ مگر اس صنف میں وطن یا علاقے کے تذکرے کی کوئی خاص
پابندی بھی نہیں رہتی جتنی۔ ڈیہی میں پھر و نسراق کا ذکر بھی
کیا جاتا ہے۔ یہ صنف کہیں کہیں اپنی مخصوص دھن سے قطع نظر
سوت سے مشابہت رکھتی ہے۔ یعنی وہ تمام مضامین و خیالات
بیان ہوتے ہیں جو سوت اور لاڈوک و غنچہ کا لازمہ ہیں۔

بلوچستان کے بعض علاقوں میں ڈیہی لوک گیت پہچانے
بھی پونہی جاتے ہیں۔ کہ ان میں لفظ ڈیہی کی تکرار ہوتی ہے
حالانکہ لفظ ڈیہی کی تکرار اس صنف سے متعلقہ گیت کیلئے
لازمی نہیں۔

نورشلت نودان

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

پیاپین کوه کر و گزندان

بگواریت مے سرو بندان

امل جو حباگہ و ہندان

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

زمین بے در گہی کوصان

دمانے پر کنت جو بان

بیاریت دلبر بے بوبان

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

گلاب و چدن و قطران

زباہیں چو ہو و عطیان

پھوارو نور برس آؤ

پھوارو نور برس آؤ !

ہسارین کھڑو آؤ

لرچ کر تہ یہ جانان میں جا کر رم تھم آؤ

حسن و کیفیت و رنگ چھلکاؤ

پھوارو نور برس آؤ !

زمین کے کہنہ یارو !

کوہ سارو !

مرد و سیم و زر و آہن کے استبارو

ذرا ان تشنہ لب خشک آب دریاؤں کو چھلکاؤ

پھوارو نور برس آؤ !

لونگ مہلب و حیران

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

تمامیں مسک و عنبران

سچو کیں دوپ و خاندان

شماپہ زہد و زینہ ساران

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

جنت من لغت میں تاسان

بہ منیت انبو میں یاسان

شپانی ڈکین ساہان

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

بشنکینے سحر گاہان

سکینت لہڑ و ارواحان

درانگازت دل و رازان

مروجی نورشلت نودان شماپہ شادہ و شودان

ذرا ان مشک پروردہ شب آساگیسوؤں والی حسینہ کی جنرلاؤ

پھوارو! نوز برسوا!

گلاب و چندن و مشک و زباد و مہلب و دودھ و کلمپہ اور عنبر

لفت سنی طاسوں میں بھر بھر کر

خلوص شوق اور حسنِ لقت اس سے گھنی شب کی مہکتی تیرگی میں گھول کر

وقتِ سحر رنگیں شفق کی احمر میں کرون پہ بکھراؤ

حسین جذبوں کو اکساؤ!

پھوارو! نوز برسوا!

علا کہکرو۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بادلوں کے ٹکڑے جو بارش کی آمد کے مظہر ہوتے ہیں۔

شعر

علا

زہیہ گینِ دل

اود لبِ بیا کہ زہیہ گینِ دل

چو شپِ شنگتہ مہرِ پانی ستم

خماراں حسہ ماراں تنی قدحیں چم

چو مردارِ دوا انت تئی دناں و شہم

دل بو قہمتِ انت بے درد و غم

اود لبِ بیا کہ زہیہ گینِ دل

جتائے تو اچ ما جتا انت جہاں

دل اون سوگت زوریت اچ شادہاں

چو بٹاشامی حوراں مئے چم گورنگان

چو بے سہاں ساہا من ہر گوستگان

دل کو چین نہیں

آمری جہاں کہ دل کو چین نہیں

تیرے شب تاب گیسوؤں کی بہار

تیری آنکھوں کا مہکا مہکا خار

مناک دندلاں یہ گوہر شہوار

میرے دل کا اجر گیا ہے قرار

آمری جہاں کہ دل کو چین نہیں

جب سے اے جاں بچھڑ گئی ہے تو

ہٹ گئے رنگ اڑ گئی خوشبو

اب میری کائنات ہیں آنسو

اور یہ پارہ پارہ رُوح حسرتیں

اودلسر بیا کہ زھمیں یگیں دل

تو دوستے من عا پو دوئیں دیدگان

کہ اچ تو من اسے کوڑو عا زندگان

منی مہرانی بانک من دردی مکان

من بے تونہ بال ساعت در جہان

اودلسر بیا کہ زھمیں یگیں دل

شہ کعبہ ہا کنت نہ کہ جرڈ در کپان

تہ ملت ڈگار ڈیچہ آباد باں

پس بزرگ زمین و زماں گل کناں

جٹائی تئی انگت عا داغ دان

اودلسر بیا کہ زھمیں یگیں دل

آمری حساباں کہ دل کو چین نہیں

میسری آنکھوں کی روشنی ہے تو

دل کی دھڑکن ہے زندگی ہے تو

تو مرا غم نہ بن خوشی ہے تو

آمری حساباں کہ دل کو چین نہیں

جانپ کعبہ سے اٹھی ہے گھٹا

جل جلتا بیگا بن ہو یا صحرا

اور شاداب ہوگا بہر تر یا

لوگ پھیر بھی مگر رہیں گے غمیں

آمری حساباں کہ دل کو چین نہیں

بزرگین دلڑی

بزرگین دلڑی ترارب گنوخ کن

دنت کہ نہ بچیت گڈا بند اچوں کن

گر تیو گر تیو من مینتہ فرسہش

دوستین منی ظالم نیاری ترسن

مرد مسلمانے حاکمے مزین

پارتے استیں کجبلو چمپین

ائے دلِ ناتواں

دیوانہ ہو تو اے دل محزون خدا کیسے۔

جب کچھ نہ بن پڑے تو پھر انسان کیا کیسے

اشکِ رواں سے فیش بھی نمناک ہو گیا

اس بے وفا کا دل نہ مگر موم ہو سکا

وہ شخص کس قدر ہے قبیلے کا لاڈلا

اس چشمِ سرمہ کی جسے مل گئی وفا

گیدیءِ کل شاں مالووخ دیت

ہئے چہ عم سیدانت ماہلو نہ دیر

تنگیں دلڑی تہی دیدءِ سیر کن

چرو بیک اڈیجہءِ روش داں ایر کن

بل کہ چہ پشاں شہ انگریزے

پتیر و تفنگاں من سراہ

من ترا گوشہ منی سرڑی تہی میں

وت ترا دالتوں تی دعوا کہی میں

شہرہ یہ شہر میں ہے کہ حسننگام عید ہے

اپنی تو عید حیاں دفاتیری دید ہے

جاہزی ہے جو گاؤں تو جا جنت نظر!

اے آنا اس سے پہلے کہ دھندلا رہ گذر

آزاد ہونے دے مجھے قید فرنگ سے

افرنگ پنج سکے گانہ میرے فرنگ سے

جاں دادنی تو اپنی ہے مشہور ایک لت

ہاں عنبر کا ہے دعویٰ جاں دادنی غلط

آزادی و جبار

دوٹی و نیام و مارا نستیں ہوش

ماخوں مسافند ما کا دل روش

وطن انت ہر چوں من کلاں دیانے

یات کوزخ نیست، گڑداں روانے

بہتت ہر کاراں کہ کو بھی و بندان

بیتہ نصیب و فی لیبو و گندان

کندے تہ ہینچو جہاں شادہاں کن

من شنگین ڈوبر مارا ساپے ماں کن

سوزین مرغے بال کستا غا میں

آزادی و جبار جناعتا میں

سوزلین زال تہ بل سے فکر ان

من زبلاں چیشاں تی گڈغا کا یاں

یہ قیدیہ قسم

تقدیر میں ہے دشتِ جنوں کی مسافری

اُدس کا پسر ادھر کا جو پھیرا ہوا کبھی

جنت تو نہیں وطن کی بہاروں کو کیا کر دین

اس جنتِ حسین کے نظاروں کو کیا کر دین

یہ قیدیہ قسم مری قسمت میں ہے رقم

قسمت میں ہے رقم تو یقیناً ملیں گے ہم

یوں مسکرا کہ ساری فضا مسکرا اٹھے

جسمِ فگار بھی یہ مرا مسکرا اٹھے

دیکھو پرند سبز وہ پرہ تو لستا ہوا

بیمواریِ حسرت میں سم گھولتا ہوا

اے سائلی سلونی اپریشان یوں نہ ہو

تو مسیری قید و بند سے ہڈکان ایسا ہو

پیاپیامنی جان

تو پیاپیامنی جان زھمیں بیتگان

شہ اسے زندگی ہو فقیر بیتگان

من اچ تہ جبرایاں دانکو زندگان

شہ اسے زندگی ہو مہرتی ہو گہان

تو پیاپیامنی جان زھمیں بیتگان

شہ اسے زندگی ہو فقیر بیتگان

دروغین زوان ہو دے تہ منان

دے تنکیں دل چو کہ آسش کفان

تو پیاپیامنی جان زھمیں بیتگان

آجا میری جان

اے میری جان آ کہ تیرے بغیر
زندگی بہت سارا رہتی ہے،

موت اچھی ہے ایسے جینے سے
بھیر کے تلخ گھونٹ پینے سے

اے میری جان آ کہ تیرے بغیر
زندگی بے سارا رہتی ہے

عہد و سر دا پہ یوں نہ مال مجھے
دس نہ جائے شم وصال مجھے

اے میری جان آ کہ تیرے بغیر

شہ اسے زندگی ء فقتیر بیتگان

تہ کائے تہی دگت ء من اچا کنان

دل ء شیر گیجاں من تہی لتران

تو بیا بیا منی جاں زہم شیر بیتگان

شہ اسے زندگی ء فقتیر بیتگان

تہ پاواں شفا دے ترا کنگ مانکایان

منے دردین دل ء گند انگر رشان

تو بیا بیا منی جاں زہم شیر بیتگان

شہ اسے زندگی ء فقتیر بیتگان

پیرو مریدان من گوانک ء جنان

منے دلبر کذئی کیت منے واہران

تو بیا بیا منی جاں زہم شیر بیتگان

شہ اسے زندگی ء فقتیر بیتگان

زندگی بہت سارا رہتی ہے

راہ میں تیسری، فرسش راہ بنوں

دل مضطر ہوں، نگاہ بنوں

اے مری حبان آ کہ تیرے بغیر

زندگی بے مسترار رہتی ہے

پا برہمنہ نہ چل نیستان میں

اگ برمانہ دل کے بستان میں

اے مری حبان آ کہ تیرے بغیر

زندگی بے مسترار رہتی ہے

کاش وہ مرشد بزرگ تھے

مسیحے اُجڑے نگر میں لے آئے

اے مری حبان آ کہ تیرے بغیر

زندگی بے مسترار رہتی ہے

موتک

موتک کو بلوچستان کے مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ کہیں موتک، کہیں موتیک اور کہیں مودگ۔ مگر یہ مختلف جسم اس کی وحدت روح کی راہ میں کہیں رکاوٹ نہیں بنتے۔ موتک بلوچی موت سے مشتق ہے۔ جس کے معنی سوگ ہیں۔ اس میں مرنے والے کیلئے رنج و غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ موتک کا معنی آہنگ زھیر وگ کی دھن سے بہت حد تک مماثلت رکھتا ہے۔

مکین مات بر دل آہ

گار کنت مہری زیادہیں دوستی
متا در مہنی سبز آرا مکن چود دور

نادوائیں در دانی طبیبی، ۶۰

چکانی دیدار بے نصیبی ۶۰

مکین مات انت کہ چوندہ حالین
من شپانی پاساں زہمیر نالین

زبوں حال شفیق ماں

شدتِ عشق سے یہاں

اُجڑے بھرے بھرے جہاں

آنکھوں سے میری اے خدا!

نورِ چین تو مرا

درد کو لا دوانہ کر

لونستِ جگر کی دید سے

لوزِ نظر کی دید سے

ایسا نہ بے نصیب کر

حالتِ مادرِ شفیق

کتنی زبوں و زار ہے

ہر شے کے شاعر دامن ہے یہ بھی

تو نگلیں ارساں بیک دروے یہ بھی

غم من ہے کارچنگ دل ہے لگنت

تاسکیں بچپانی روگ گرانین

مکتیں مات انت سینہ بر

من شہی پاساں نشہ حیرا

دن میں دھواں دھواں سی وہ

راتوں کو اشکبار ہے۔

میرے جگر میں درد کا

شعلہ بڑھکتا رہتا ہے

دل ہے کہ بے سبب سنا

یو نہی دھڑکتا رہتا ہے

ہسکا وہ مادہ شفیق

لخت جگر کے پھر میں

کتنی زبون دزار ہے

دن میں دھواں دھواں سی وہ

راتوں کو اشکبار ہے

واہے کر میداد

بیا کر میداد گور من سبخت اینین
عم شریک انت فرزند منی کانین

اتلگنت لقت یر نقص و تاوانین
سوئے آزمان و مشکلان گرانین

عم من و کار چیک دل و لگان
کم و ناکام و حیاترا سگان

حاکم من و گند بیت ظاہر و نشسته
چونہ زانزنت منی جان و جگر پر شسته

ہے کر پیراد

اے کریم داد!

نہ زندہ خوش سخن

بیرے سباق میں ہوں اسیرِ غم کہن

میں اک شکست خوردہ صدرِ نچ و صد سخن

امید کا چمن۔

اس چرخِ شعلہ بار نے برباد کر دیا

لقتدیرِ نابکار نے برباد کر دیا

اک ٹیس اک چھین

مجبور زندگی کا معتمدِ ربی ہوئی

زخمِ جگر کا جاننے والا نہیں کوئی

میں ہوں شکستہ تن

زرد چو طوفانی ملتت حاران

کجنگت بالاد زیاد حین زوران

باید انچه

چوسگت گون ماما گشتا ماتی

منی دل بو سبندان برنت جلیتی

دانا کجنگت ان دورده انچه

دانا کجنگت ان دورده انچه

دانا کجنگت

دانا کجنگت

دانا کجنگت

دانا کجنگت

دانا کجنگت

دانا کجنگت

دوستانِ عزم نے لوٹ لیا حشر توں کا شہر

تنہائیوں کا روح میں پھیلا ہوا ہے زہر

ایسے میں حبا بن من !

جب کوئی "فعلِ مال" کو پکارتے تو کیا کروں

اک تیرا جو دل میں اُتارے تو کیا کروں

بدر منیر

بیاطوطی الحان امیر
نوشت بیاتان شہد و شہیر

عیش تنوب و ذوق گیر
من گورتوان منت پذیر

اچ من مسبوگستا و دیر
بہسری دل و درے بزمیر

زبان انت معنی بدر منیر
منذیل دزر باغیں حسرتیر

گوں حکمت و تاج و کسیر
معنی و عشاد بے گنجیں نظیر

ہر چند کرتوں پیسہ
کسے زور تیر منی دستگیر

بدر منیر

آء عزیز روح خوش الحان امیر!

تیری قبوت میں ہو جئے شہد و شہیر

توڑے عیشِ حہد کا ذوق گیسر

میں مگر تیرا ہوں منت پذیر

تیری فرقت میں ہوں ظلمت کا اسیر

تو کہاں ہے اے مرے بدر منیر!

تجھ پر شرباں کر دیا تاج و سریر

تج دیا ہے میں نے زربعت و حریر

مانگت دیکھی ہر دُعاے بے نظیر

خان لی ہر منت تیرا پیر فقیر

پر ہوا کوئی نہ مسیرا دستگیر

آء عزیز روح خوش الحان امیر!

کوه ماران و مسافر

شہ محال استین و سرء کشیت
بزمشہ ماران و مکسین کوه و
کوکر، چونختا و بیرمین پاکانت
شپ گردک میان گوهرین تیخ انت
درین شہ ممل و سیمین واکانت

تاہنی لوداں گوں شتا عرض انت
گور محس اولنی زیارتان گوارت
یکس دے مونجالی کنے ترنیان
درکیپیت تنگو درو شمین نختا

کوہ مہاران کا مسافر

دُھند میں لپٹے ہوئے، دُور بلبند،

کوہ مہاران سے اُجھکے بادل

کوہ کرپ کہ مرے نھتائی دستار سفید

کوندقی برق ہے شمشیر بھنڈا اُس کی

اور دُھنکت اُس کے جوان اسپ کی مغرور لگام

بادلو برسو، بزرگوں کے مزارات پر برسو، برسو

اور پھر پتھر مٹم حباباؤ

کہ حسین نھتائی کے درشن ہو جائیں

بادلو! کس کے دل تشنہ سے تم پھوٹتے ہو

کس کی احسان گذاری میں برستے ہو، بھگوتے ہو مجھے،

گال و بولی بیت گوں تاہی نو دان
 شماکئی تنی میں دل ء کا بیت؟
 شماکئی چم ء گریٹگیں ارس ات
 شماکئی منت ء من منیت

چو جواب داتہ تاہی نو دان
 سیمکت ء تنی میں دل ء کا وں
 سیمکت ء چم ء گریٹگیں ارس ات
 ما جن مے ویران گونگ ء دینہ
 پہ لوتے نہت ء گونخ بیت

پہ منی چن ء نہت مہان انت
 پہ من ء کار بیت چٹ چٹیاں،

ہم تو سیمک ہی کہ پتے ہوئے دل سے پھوٹے
اور برسے بھی تو سیمک ہی کی حسا طر برسے
ہم تو آنسو ہیں تڑپتی ہوئی سیمک کی سدا رونی ہوئی آنکھوں کے
ہم نے دیکھی ہے وہ اجسری ہوئی خاتون
جو برباد ہے نہمتا کیلئے

اور جسے آتش بھراں نے بنا ڈالا ہے اک راکھ کا ڈھیر

میرا نہمتا مرا بانکا نہمتا

جنگ میں کام نہیں آسکتا

رزم آرا ہے ابھی زندہ ہے۔

میں جو زندہ ہوں تو موت اس کو نہیں آسکتی

نہاں اُسے موت نہیں آسکتی

نئے تجھے نئے جوڑے لے کر

اک دن آئے گا۔ منہ دور آئے گا۔

(مطلب سوم)

بلوچی اکیڈمی کی مطبوعات

۱۔ درچین - جام درک ڈومبکی کا بلوچی مجموعہء کلام
مرتب بشیر احمد

۲۔ بلوچ اعظم - میرچا کر خان رند کے حالات زندگی
مصنف محمد سردار خان بلوچ (زیر طبع)

۳۔ فاضل رند - کا بلوچی مجموعہء کلام اور حالات زندگی
مرتب بشیر احمد (زیر طبع)

بلوچی اکیڈمی شارع اقبال کوئٹہ